# پاکستان کے حلال معیارات برائے خوراک(PS:3733:2019)آئمہ فقہاء کے تناظر میں سمندری مخلوق کا جائزہ

# Pakistan Halal Standards for Food: An Analysis of Juristic Opinions on Sea Creatures

ڈاکٹر عنایت الرحمٰن* ڈاکٹر فاطمہ سبا** محمد اشفاق خان***

ISSN (P) 2664-0031 (E) 2664-0023
DOI: https://doi.org/10.37605/fahmiislam.v6i2.381

Received: July 30,2023
Accepted: September 15, 2023
Published: December,2023

**Abstract**

The question of Halal and Haram has been very important and of major concern in all religions. Islam has emphasized on it and has laid down the stress on adopting Halal and prohibiting from Haram. In the contemporary age which is of standardization and processing, the standardization of foods on the basis of Halal and haram is also adopted by Muslim and non-Muslim countries. In Pakistan Halal certification for food is also working and Malaysian Halal authorities has a key role in establishing the HALAL authority. Before the establishment of Pakistan Halal authority, Malaysian authorities has also issued HALAL certificates to many food companies of the Pakistan as Engro, Rafhan and Shan Foods on the basis of MS 1500 (Malaysian Halal standard for Food). In Pakistan the working on Halal standards started somewhat late in 2016 by the name of Pakistan Standard and Quality Control Authority with the help of JAKIM (Halal Standard institution of Malaysia). Pakistan Halal authority issues Halal certificate with to food companies and food items by the title of PS 3733. This authority has defined hierarchy of official's food scientists, Muslim Jurists and others to issue HALAL certificates without any hurdle and transparently. This article provides an insight into the background of establishment of HALAL authority in Pakistan, procedure of providing HALAL certification and others.

**Keywords:** Pakistan Standard & Quality Control Authority, Halal Standards, PS

* الومنائے،ڈیپارٹمنٹ شعبہ اسلامی فکر و تہذیب یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی،لاہور۔:inayatbary@gmail.com
(Correspondence Author)
** لیکچرار ڈیپارٹمنٹ آف اسلامیات، شہید دبینظیر بھٹو وومن یونیورسٹی پشاور۔
*** پی ایچ ڈی اسکالر،ڈیپارٹمنٹ شعبہ اسلامی فکر و تہذیب یونیورسٹی آف مینجمنٹ اینڈ ٹیکنالوجی،لاہور۔

3733, JAKIM, Malaysia.

**اہمیت وضرورت**

مسلم ممالک میں حلال خوراک کو بطور قانون نافذ کیا گیا ہے۔ اس میں موجود شرعی احکامات کی تنفیذ بطور قانون لاگو ہے نہ کہ بطور فتویٰ۔ اسی سلسلے میں پاکستان نے جو حلال کے میدان میں کافی ترقی ہے کی ہے، اس میں سے ایک حلال خوراک معیارات بھی ہے۔ پاکستانی عوام اور کاروباری ادارے ان معیارات کے پابند ہیں۔ اجزائے ترکیبی اور اس سے متعلق تمام امور کی نگرانی کے لیے حلال ادارے کام کر رہے ہیں۔ اس ضمن میں حلال سرٹیفکیٹ اداروں کے خدمات لائقِ تحسین ہیں۔ حلال خوراک معیارات کو سب سے پہلے ملایشیاء نے متعارف کرایا۔ اس کے بعد پاکستان نے بھی PS:3733 کے نام سے بھی حلال خوراک معیارات بنائے۔

اس مضمون میں اس بات کا جائزہ لیا جا رہا ہے کہ پاکستان کے حلال خوراک معیارات کیا ہے۔ اس کی شرعی اصطلاحات اور احکامات کیا ہیں۔ سمندری مخلوق پر بطور نمونہ بحث کی گئی ہے تا کہ حلال خوراک معیارات کی افادیت اور شرعی راہنمائی کھل کر سامنے آجائے۔

**پاکستان اور حلال معیارات**

پاکستان میں حلال معیارات کے ادارے کی بنیاد میں ملائشیاء کے ادارے جاکم کا ایک بہت اہم کردار ہے۔ جاکم ملائشیاء کا ایک وفد 2013 پاکستان لاہور آیا تھا، انہوں نے منصورہ، لاہور میں آکر جمائم کے نام سے حلال سرٹیفیکیشن ادارے کی منظوری دے دی۔ اس سے پہلے جامعہ مرکز علوم اسلامیہ پاکستان دارالافتا کی صورت میں کام کر رہا تھا۔[1] دارالافتاء میں ان استفاء میں سے غذائی مصنوعات کے حوالے سے بھی سوالات موجود تھے۔ اس دوران ملائشیاء کا وفد منصورہ آیا۔ انہوں نے وہاں کام کا معیار دیکھا اور کہا کہ یہ کام تو جاکم کے حلال معیارات سے مطابقت رکھتا ہے۔ اس موقع پر انہوں نے نہ صرف کام کو سراہا بلکہ حلال سی بیز (Halal Certification Bodies) کے میدان میں کام کرنے کی دعوت بھی دی۔

اس حوالے سے جامعہ نے اس وقت کے امیر جماعت اسلامی پاکستان قاضی حسین احمدؒ[2] اور عبد الغفار عزیزؒ[3] کو آگاہ کر دیا۔ یوں 2011ء سے باقاعدہ کام کا آغاز ہوا۔ فوڈز سائنٹسٹ میں سے ڈاکٹر سلمان سعید صاحب

اوریاسر سلیم صاحب شروع دن ہی سے شریک رہے۔[4] 2015کے آخراور2016کے شروع میں باقاعدہ طور پرویب سائیٹ ڈیزائن کی۔یوں کام کاباقاعدہ اور ضروریات کے مطابق کام چل پڑا۔

معیارات کے استعمال کے طریقہ پر انہوں نے کہا کہ ملائشیاء چونکہ فقہ امام شافعیؒ کو فالو کرتا ہے۔اس لیے بیرون ملک کے لیے جو ہم سرٹیفکیٹ دیتے ہیں توMS:1500کے تحت دیتے ہیں اور جب اندرون ملک میں کسی کو سرٹیفکیٹ دیتے ہیں توPS:3733کادیتے ہیں۔ملائشین سٹنڈرڈMS:1500کے مطابق پاکستان میں100سے زائد اداروں کو سرٹیفیکشن جاری کئے ہیں۔جن میں قابل ذکر رفحان،اینگرو،شان فوڈ،زینت شامل ہیں۔جبکہ اندرون ملک میں انیس ایسوسی ایٹ سلاٹر ہاوس اورافتخار اینڈ کو جوس وغیرہ شامل ہے۔

پاکستان میں غذائی مصنوعات کے لیے حلال معیارات کی بنیاد2016ءمیں رکھی گئی۔جوادارہ Pakistan Standard & Quality Control AuthorityنےPS:3733کے نام سے بنایاہے۔[5]خوراک کے حوالے سے جواسٹینڈرڈز بنایاہے اس میں موجود انگلش کے دو مخففات یعنی PSکامطلب ہے پاکستانی اسٹینڈرڈز۔سن 2019ءسے مراد یہ ہے کہ اس سال سے یہ قانونی طور پر لاگو اوراسی سال سے یہ مکمل ہو کر قابل عمل ہے۔2016ءتک یہ اسٹینڈرڈز ایک کتابچے کی شکل میں موجود تھی۔2016کے بعد یہ باقاعدہ طور پر پرنٹ ہو کر اور قدرے بڑے حجم میں چھپ کر چھپاہے۔اس کو چار(4)حصوں میں تقسیم کیاگیاہے۔جس کے پہلے دو حصوں میں سے پہلا حصہ شرعی اعتبار سے ہے اور دوسرا حصہ انتظامی اعتبار سے ہے۔پہلے حصے میں شق نمبر3تا8شرعی اصطلاحات جبکہ9تا13انتظامی امور کی بحث پر مشتمل ہے۔ذیل میں نمبروار ان اصطلاحات کو ذکر کیاجارہاہے جو اسٹینڈرڈز میں لکھے ہوئے ہیں۔اور ساتھ ہی مختصراًتشریح بھی تاکہ کوئی ابہام نہ رہ جائے اور مکمل وضاحت ہو سکے۔

یہ ادارہ پہلے فوڈ ٹیکنالوجی کے تحت کام کررہاتھا،اب حلال معیارات میں وسعت آنے کے بعد حکومت کاایک الگ شعبہ بن گیا۔یہ شعبہ خوراک کے اجزاکوجانچتاہے۔اس شعبہ میں جب حلال معیارات بنائے جاتے ہیں تواس میں اس سے متعلقہ تمام اداروں کے ماہرین شریک ہوتے ہیں۔ان اداروں کے تیار کردہ اجزاءسے حلال خوراک کوعوام کی صحت کے لیے مفید اور قابلِ استعمال بنانا۔اس اسٹینڈرڈز کے ذیل میں آتاہے۔اداروں میں سے اکیڈمک،انڈسٹریز،حلال سرٹیفکیٹ،تاجر،صارف اور شریعت کے

ماہرین سمیت سب اداروں اوران کے ماہرین کی باہمی مشاورت سے معیارات بنائے جاتے ہیں۔

پاکستان کے حلال سٹینڈرڈ کی راہنما کتاب کے اندر شق نمبر9 میں کمپنی ایک حلال دستاویز جو Halal Mannal کے نام سے موجود ہے۔اس اسٹینڈرڈز کے انتظامی حصے کو اسی کے اندر بیان کیاجارہاہے۔ صنعتی ادارے کے لیے حلال واضح طور پر پالیسی درج ہے۔ مصنوعاتی ادارے اپنے تمام ریکارڈ و امور کو اسی پالیسی کے تحت رکھیں گے۔اسی بنیاد پر یہ مصنوعاتی ادارہ حلال سرٹیفکیٹ کے لیے درخواست کرے گا اوراسی پالیسی کی بنیاد پر اسے سرٹیفکیٹ دیاجائے گا۔کیونکہ یہ پالیسی بھی حلال سرٹیفکیٹ دلانے کے لیے ایک اہم جزو کی حیثیت رکھتی ہے۔اس کے بعد MR یعنی ادارے کا ذمہ دار، مسلمان ہو گا، کی پالیسی درج ہے۔اس میں سب سے پہلے نمبر پر یہ درج ہے کہ ذمہ دار مسلمان ہونے کے ساتھ ساتھ کاروباری اور حلال وحرام کے بنیادی تعلیمات سے باخبر ہو گا۔اجزائے ترکیبی کی خریداری سے لے کر مقامِ صنعت،دورانِ صنعت،ذخیرہِ صنعت،ترسیلِ صنعت،ذرائعِ صنعت اوراس میں تمام ان ضروریات کا خیال رکھاجائے گا جس سے کوئی رکاوٹ سامنے نہ آئے۔[6]

MR(ادارے کا ذمہ دار) مسلمان ہو گا جو دینی تعلیمات سے باخبر ہو گا۔اجزائے ترکیبی کی خریداری،مقامِ صنعت،دورانِ صنعت،ذخیرہ صنعت،ترسیلِ صنعت،ذرائعِ صنعت اور تمام ممکنہ رکاوٹوں کو قابو میں رکھنا بھی انتظامی کاموں میں سے ہے۔شریعت میں حفظِ ماتقدم کے طور پر یہ ہدایات موجود ہیں۔اس عبارت کو شرعی اصطلاحات میں سد ذرائع کہاجاتاہے۔[7]

انتظامی امور میں اس کے بعد انٹرنل آڈٹ کی باری آتی ہے۔اس کا مطلب ہے انڈسٹری کے اندر خرابیوں کو جانچنے کے لیے انڈسٹری کا ہی اندرون شعبہ یہ دیکھے اور جانچے کہ کہیں حرام اشیاء کی مداخلت نہ ہو۔اگر یہ انٹرنل شعبہ یہ کام نہیں کرے گی تو حکومت اور متعلقہ قانونی ادارے اس پر پابندی لگادے۔اسلامی تعلیمات کے خود احتسابی نظام سے یہ فکرلی گئی ہے 8۔اس عبارت کا حوالہ بھی حدیث سے ملتاہے،جہاں بے جا اور بے بنیاد باتوں کے ذریعے پروڈکٹ کو بیچنے کی ممانعت کی گئی ہے 9۔اس اسٹینڈرڈز میں انتظامی امور یہاں تک بنے ہوئے ہیں کہ پراڈکٹ پر لیبل جس میں تمام ضروری معلومات لازمی درج ہوں، جیسے اجزائے ترکیبی

اشیاء کے نام، اجزائے ترکیبی مقدار اور وزن، تاریخ ترسیل اور آخری وقتِ استعمال لکھا ہوا ہو۔ اسی طرح جس حلال سرٹیفکیٹ ادارے سے منظور شدہ ہو، اس کا حلال لوگو لگا ہو۔[10]

پاکستانی معیارات کے انتظامی امور کے ابحاث بھی شریعت میں موجود ہیں اور اسی اسٹینڈرڈز میں شریعت ہی سے ماخوذ ہیں۔ ذیل میں فقہی اصطلاحات اور احکامات کا جائزہ لیا جاتا ہے:

### PS:3733 کے فقہی احکامات

پاکستان کے شرعی قوانین اور اصطلاحات فقہ حنفی پر مشتمل ہے اور فقہ پر ہی بنیاد رکھی گئی ہے۔ حلال سرٹیفیکشن اور پاکستان کے پی ایس کیو کی ویب سائٹس پر موجود ہیں۔ ذیل میں ان کا تذکرہ کیا جاتا ہے۔

3.1 **شرعی قوانین** یعنی قرآن مجید اور سنت سے ماخوذ قوانین۔ یہ اصطلاحات قرآن مجید اور سنت سے لیے گئے ہیں۔

3.2 **حلال**، حلال سے مراد وہ چیزیں ہیں جن کی حلت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ثابت ہو۔ یا اس سے مراد وہ ہے جسے قرآن و سنت نے مباح قرار دیا ہو[11]۔

3.3 **حلال خوراک**، کھانے پینے اور استعمال کی وہ چیزیں جن کے بارے میں کرنے کا حکم دیا ہو۔ یعنی حلال غذا کے بارے میں جو حکم اور احکامات دیئے ہیں، وہی حلال غذا میں شامل ہیں۔

3.4 **حرام**، جن کاموں اور چیزوں سے منع کیا گیا ہے، وہ حرام ہیں۔[12]

3.5 **حرام خوراک**، قرآن و سنت میں ممنوع کھانے اور مشروبات۔

3.6 **حرام جانور**، قرآن و سنت میں حرام کردہ تمام جانور۔ وہ تمام جانور جن کو قرآن و سنت میں حرام قرار دیا گیا ہے۔ جیسے درندے جانور (پھاڑنے والے)، شیر، چیتا، خنزیر، سوٗر اور کتا وغیرہ۔

3.7 **حرام پرندے**، وہ تمام پرندے جو اپنے پنجوں کے ساتھ خوراک کھاتے ہوں۔

3.8 **مکروہ**، مکروہ کا مطلب شریعت میں ممنوعہ اور ناپسندیدہ ہے۔ مکروہ کی دو اقسام ہیں:

3.8.1 **مکروہ تحریمی**: یہ شریعت میں ناپسندیدہ ہے اور حرام کے بہت قریب ہے۔[13]

**3.8.2 مکروہ تنزیہی:** یہ بھی شریعت میں ناپسندیدہ ہے اور حلال کے قریب ہے. اس سے بچنے کی تاکید کی گئی ہے.

اسٹینڈرڈز میں مکروہ سے مراد جلالہ جانور ہے۔[14]

**3.8.3 جلالہ**، وہ حلال جانور جو نجس اور گندی چیزیں کھاتا ہے۔ جس کے نتیجے میں اس سے بدبو آتی ہو۔ یہ بھی حرام ہے۔ پالتو حلال جانور جنہیں نجس اور گندگی کھلائی جارہی ہو۔

امام ابو حنیفہ کا قول ہے کہ اسے گندی خوراک بند کر دیں۔ یا جانور کو باندھ کر حلال خوراک دی جائے یہاں تک کہ خون صاف ہو جائے اور بدبو نہ آتی ہو۔ خون سے خوراک بنائی جاتی ہے۔ چربی سے خوراک بنائی جاتی ہے۔ چربی سے تیل، تیل سے صابن وغیرہ بنتا ہے۔ کاسمیٹکس بنایا جاتا ہے۔ چکن عام دنوں میں بہت کم رفتار سے بڑھتا ہے مگر خون خوراک سے جلد بڑا ہو جاتا ہے۔ (دنوں کا شمار جانور کی جسامت سے ہوتا ہے۔ جو جتنا بڑا چھوٹا ہو گا، دنوں کا حساب بھی اسی ترتیب سے ہو گا۔ یعنی چکن اور بھینس و گائے کے لیے مختلف دنوں کا حساب ہو گا۔)

**3.9 مشتبہ**، مشتبہ کا معنی ہے جس کے بارے میں کوئی واضح حکم نہ ہو۔ اور یہ سوال وارد ہو جائے کہ یہ حلال ہے یا حرام، جب حلال و حرام واضح نہ ہو تب تک توقف کریں۔ جس میں شک ہو اس سے پرہیز بہتر ہے۔

**3.10 نجس**، شرعی لحاظ سے ناپسندیدہ چیز، گندی، پلید جس کی وجہ سے حلال، حرام ہو جاتا ہے یا مکروہ ہو جاتا ہے۔ جیسے انسان یا جانور کا مادہ منویہ، پیشاب، خون، پیپ، قے وغیرہ۔

شرعی نقطہ نظر سے جس چیز سے انسان کراہت محسوس کرتا ہو۔ ذاتی طور پر یا کسی وجہ سے نجس ہوئی ہے۔ یا نجس چیزوں سے کوئی چیز تیار کی گئی ہو۔ وہ نجاست کہلائے گی۔

**3.11 المیتۃ** (مردار جانور)، وہ جانور جو طبعی موت مرا ہو اور شریعتِ مطہرہ کے بتائے گئے طریقہ ذبح سے ہٹ کر انسان نے مارا ہو۔ اسی طرح زندہ جانور سے عضو الگ کیا گیا یا کوئی جانور اسے کاٹ دے، اور اسی وجہ سے وہ مر جائے۔

**3.12 ذبح**، گلے کی تین رگوں کو کاٹنا۔ چار (4) رگوں کو کاٹنا۔ شہ رگ کی دو خوراک و سانس کی دو نالیاں کٹ جائیں تو ذبح ہو گا۔ اس سے جانور بہ سہولت جان دیتا ہے اور خون بھی خوب بہتا ہے۔[15]

ذبح کی دو قسمیں ہیں۔ اختیاری و غیر اختیاری (اضطراری)۔ اختیاری کی بھی دو قسم ہیں۔ ذبح و نحر۔ ذبح میں جانور کو حلق (گلے) سے اور نحر میں سینے سے ذبح (حلال) کیا جاتا ہے۔ یہ اختیاری ذبح میں آتا ہے۔ غیر اختیاری جس میں جانور قبضے میں نہیں ہے جیسے پرندے، ہرن وغیرہ۔

**3.13 نحر**، طویل القامت حلال جانور کا نحر کرنا۔ یعنی اس میں گردن اور سینے کے ابتدائی حصے اور سینے کے درمیان سے کاٹنا۔ فقہ میں لمبی گردن کا فقط لفظ استعمال ہوا ہے۔

**3.14 عقر**، وہ مخصوص طریقہ جس سے حلال جانور کو حلال کیا جاتا ہے۔ جیسے شکاری کتے کے ذریعے جنگلی جانور کو پکڑانا۔ تیر سے حلال جانور کا شکار کرنا۔ ابتدا میں بسم اللہ پڑھنے سے یہ حلال ہو گا۔ اس میں شرط یہ ہے کہ کتے اور باز کو پہلے سے سدھایا ہوا ہو۔ جو جانور آپ کے قبضے میں نہ ہو، اس کا نشانہ لیتے وقت کلمہ پڑھیں۔ جانور کے پاس پہنچنے تک زندہ ہوں تو شریعت کے طریقے سے ذبح کریں۔ اگر پہنچنے سے پہلے موت واقع ہو جائے تو حلال ہو گا، کیونکہ نشانہ لیتے وقت تکبیر کہی گئی تھی۔

**3.15 منخنقہ** (محبوس الدم جانور)، حلال جانور جس کا گلہ یا دم گھٹنے سے موت واقع ہو جائے۔ یعنی وہ جانور جو گلہ گھٹنے سے مر جائے۔ رسی سے سانس ٹوٹے۔ رسی اٹک گئی اور جانور لٹک گیا۔ موت واقع ہونے سے وہ حرام ہو جائے گا۔

**3-16 اللہ تعالیٰ کا نام لیے بغیر ذبح کرنا۔** حلال جانور کو ذبح کرتے وقت اگر اللہ کا نام نہ لیا جائے تو یہ بھی حرام ہو جاتا ہے۔ ذبح کرتے وقت اللہ کا نام نہ لینا یا کسی اور کا نام لیا یا کسی اور کا نام اللہ کے نام کے ساتھ شامل کر لیا جائے۔ وہ جانور جس پر اللہ کا نام نہ لیا گیا ہو۔ چڑھاوے کے طور پر دیا گیا ہو وہ جانور بھی حرام ہوتا ہے۔

**3.17 وہ حلال جانور** جو ذبح کرنے سے پہلے کسی درندے کے حملے کی وجہ سے مر جائے یا اس کا کھایا ہوا ہو مثلاً۔ کتے، باز وغیرہ کسی دوسرے جانور یا پرندے نے اسے دبوچا ہو اور ذبح سے پہلے وہ مر جائے۔ شکار کے جانور کے ذریعے کھایا ہوا جانور یا شکار کی نشاندہی کرنے والوں کے پرندوں کی طرف سے

کھایا ہوا جانور، جو ذبح کرنے سے پہلے مر جائے۔ کسی حیوان یا درندے نے کھالیا ہو۔ **وما اکل السبع** بھی حرام جانور میں شمار ہو گا۔ شکاری پرندے نے کھالیا ہو جو سدھایا ہوا نہ ہو ذبح ہونے سے پہلے پہلے موت واقع ہو جائے۔

3.18 **النطیحه**، وہ جانور جو ٹکر سے مرا ہوا ہو۔ جانور آپس میں لڑ پڑے۔ سینگ مارے اور باہمی لڑائی سے موت واقع ہو جائے تو یہ بھی حرام ہے۔

3.19 **المتردیه**، یعنی ایسے جانور جو کسی بلندی سے گر کر مر جائے۔ پہاڑی سے گرے۔ چھت سے گرے یا دھکا دیا گیا۔ گہرے کنویں یا گڑے میں گرنے سے موت واقع ہو جائے تو یہ بھی حرام ہے۔

3.20 **الموقوذه**، الموقوذہ کسی چوٹ کے نتیجے میں جانور مر جائے۔ زدو کوب اور زخم کی وجہ سے مر جائے۔[16]

- آبی جانور، حیوانات۔ جن کی پیدائش و موت پانی میں ہوتی ہے۔ زندگی کا انحصار پانی پر ہوتا ہے۔ تمام اقسام کی مچھلیاں حلال ہیں۔ حلال ہونے کی شرط یہ ہے پانی میں ان کی طبعی موت نہ ہوئی ہو۔ طبعی موت، بیماری یا وائرس وزہر کی وجہ سے مری ہوئی مچھلی حرام ہے۔ ضرر سے بچانے کے لیے یہ قید لگائی گئی ہے قدرتی موت واقع ہوئی ہو تو حلال ہے۔ مچھلی کی اقسام کے علاوہ تمام جانور وہ مکروہ تحریمی ہیں۔ (احناف کا مسلک یہ ہے۔ امام شافعیؒ و دیگر کے نزدیک تمام حلال ہیں۔) جن کے اندر زہر ہو وہ بھی حرام ہیں۔ پانی و خشکی میں رہنے والے جانور حرام ہے۔ جیسے مگرمچھ و کچھوا، سانپ کی اقسام بھی، مینڈک بھی حرام ہے۔
- وہ جانور جو پانی و خشکی دونوں میں رہتے ہوں۔
- حشرات الارض حرام ہے۔ ٹڈی دل حلال ہے فقط۔
- نباتاتی اشیاء اور ان سے بننے والی چیزیں حلال ہیں۔ البتہ جب وہ نشہ پیدا کرنے والی ہوں تو حرام ہیں۔ اسی طرح جب وہ مضر صحت ہوں تب بھی حرام ہیں۔ اور اسی طرح زہر کا سبب بنتی ہوں، تب بھی حرام ہیں۔ قدرتی معدنیات اور کیمیکلز کے لیے بھی وہی تین

شرائط ہیں جو نباتات کے لیے تھیں۔یعنی نشہ آور نہ ہو، زہر کا سبب نہ بنے اور نہ ہی ضرر رساں ہو۔

- فقہی احکامات کی رو سے حلال جانور کو اگر حرام طریقے سے ذبح کیا جائے تو وہ حرام ہو جاتا ہے۔ مثلاً ذبح کرتے وقت اللہ تعالیٰ کے نام کے علاوہ کسی اور کا نام لیا جائے تو یہ غیر اللہ کا نام لینا حلال جانور کو حرام کر دیتا ہے۔ حلال مصنوعات کے اجزائے ترکیبی میں نجس چیز ڈال دی جائے تو بھی حرام ہو جاتی ہیں۔ اس کے آلات، مشینریاں نجاست (پیشاب، خون، پیپ وغیرہ) سے پاک ہوں۔ اس کی مثال میں یہ بھی پیش کی جاسکتی ہے کہ بعض ادارے چھری کو ایک ڈبے میں صاف کرنے کے لیے رکھتے ہیں اور ان کا خیال یہ ہوتا ہے کہ اس ڈبے میں جراثیم کش پانی ہے اور اسی سے چھری صاف ہو گی۔ جبکہ اس میں الکوحل ڈالا جاتا ہے جو حلال کو حرام کر دیتا ہے۔ الکوحل کو حلال کام کے لیے استعمال کرنے سے حلال چیز حرام بن جاتی ہے۔ حلال جانور کے ساتھ دوسرے اعضاء ہوں جو شرعاً حرام ہوں۔ مثلاً مثانہ، پتہ، غدود، نر و مادہ کے اعضائے تناسل، خصیتین، بیضہ دانی اور حرام خون۔ سب اس اسٹینڈرڈز میں حرام پراڈکٹ ہیں۔ اسی طرح کھال اور ہڈی اس میں شامل نہ ہوں۔ نیز کیڑے مکوڑے کی آمیزش سے پاک ہو اور مصنوعات کی تیاری میں کوئی ایسی غذا جو براہِ راست مضرِ صحت ہو اور سلیم الطبع انسان اس کو ناپسند کرتا ہو، وہ بھی حرام ہے۔ گوشت کے علاوہ حلال چیزوں میں کیمیکل، معدنیات اور مشروبات ہیں لیکن یہ تب حرام ہو جاتی ہیں جب ان میں کسی زہریلی چیز کی ملاوٹ کی جائے۔ یا نشہ آور کوئی چیز ملا دی جائے یا پھر مضرِ صحت کوئی چیز ملا دی جائے۔[17]

الغرض حلال، حرام، نجس، مکروہِ تحریمی، مشتبہ، حرام پرندے، مردار، حرام مشروبات، جلالہ، بری و بحری جانور اور وہ ذرائع جن کی وجہ سے حلال حرام بن سکتا ہو۔ یا مکروہ مشتبہ بن سکتا ہے۔ یہ ساری تعریفات شق نمبر 3 تا 8 میں گزری ہے۔ بعض علما کرام کہتے ہیں کہ حلال و حرام کا تعلق اندرونی معاملات سے ہوتا ہے یعنی کھانے پینے سے۔ جبکہ اس کے علاوہ نجس، مکروہ کا تعلق بیرونی اشیاء سے ہوتا ہے۔ یعنی جس کی وجہ سے حلال و حرام کا حکم طبعی خصلت کے بدل جانے سے تبدیل ہو جائے۔ جیسے پانی طاہر ہے مگر مکروہ و نجس چیز کی ملاوٹ (طبعی خصلت نہ رہنے کی وجہ سے) حرام ہو جاتا ہے۔ اس اسٹینڈرڈز میں شرعی اصطلاحات کی بنیاد اور

دلیل قرآن وسنت ہے۔ درج بالا عبارتوں سے جو بات کھل کر سامنے آئی وہ نتیجتاًاور خلاصتاً ذیل میں دی جارہی ہے:

پاکستانی حلال معیارات کے کل 4 حصے ہیں اوراس کے پہلے حصوں کا اوپر باقاعدہ تفصیلی اور کہیں مختصراً ذکر ہوا۔

پاکستانی معیارات کی تمام شرعی اصطلاحیں قرآن وسنت سے ماخوذ ہیں۔

پاکستانی معیارات کے تمام احکامات شرعی اعتبارسے فقہ کے اصولوں پر مرتب ہوئے ہیں۔پاکستان کے حلال معیارات کے اندر سمندری مخلوق اور مچھلی کی تعریف ضمناًذکر ہوا۔اس سے پہلے فصل اول میں بھی امام ابو حنیفہؒ کی آراء کی روشنی میں اس کا جائزہ لیا گیا۔ذیل کے سطور میں پاکستان کے حلال معیارات میں کے مطابق ذکر کیا جاتا ہے:

## PS:3733 میں مچھلی کی تعریف

درج بالا ان امور کے جائزے کے بعد ذیل میں سمندری مخلوق مچھلی مع اقسام کے حوالے سے پاکستان کے حلال معیارات کا جائزہ لیا جاتا ہے۔پاکستان کے حلال خوراک معیارات میں سمندری مخلوق کی تعریف اس طرح کی گئی ہے:

آبی مخلوق:وہ سمندری مخلوق جن کی پیدائش وموت پانی میں ہوتی ہے۔زندگی کا انحصار پانی پر ہوتا ہے۔تمام اقسام کی مچھلیاں حلال ہیں۔حلال ہونے کی شرط یہ ہے پانی میں ان کی طبعی موت نہ ہوئی ہو۔طبعی موت، بیماری یاوائرس وزہر کی وجہ سے مری ہوئی مچھلی حرام ہے۔جن کے اندر زہر ہووہ بھی حرام ہیں۔پانی وخشکی میں رہنے والے جانور حرام ہے۔جیسے مگرمچھ وکچھوا،سانپ کی اقسام بھی،مینڈک بھی حرام ہے۔[18] اس تعریف سے یہ بات واضح ہورہی ہے کہ فقط مچھلی حلال ہے۔[19] آبی حیات میں امام ابو حنیفہ کے نزدیک صرف مچھلی حلال ہے بقیہ کوئی بھی جانور حلال نہیں۔مردار ہو توحرمت علیکم المیتۃ میں داخل ہے۔حضور ﷺ نے اس سے صرف مچھلی اور ٹڈی کا استثناء فرمایاہے اور زندہ ہو تو خبائث میں داخل ہے ۔نیز مچھلی بھی اگر طبعی موت مرجائے اوراس طرح اوپر آجائے کہ پیٹ کا حصہ اوپر ہو اور پشت کا حصہ نیچے ہو تو یہ حرام ہے،اسی کو حدیث میں سمک طافی قرار دیا گیاہے اسکے برعکس پشت کا حصہ اوپر ہو تو اس مچھلی کو کھانا حلال ہے۔کیوں کہ خود حضور ﷺ نے اوپر مذکورہ مچھلی کے کھانے سے منع فرمایاہے۔

الطہور ماؤہ والحل میتتہ۔ اس حدیث میں عموم ہے اور تمام سمندری جاوروں کو حلال قرار دیا گیا ہے، احناف کا نقطہ نظریہ ہے کہ یہاں میتہ سے تمام مردار مراد نہیں بلکہ صرف مچھلی مراد ہے، اس لئے قرآن نے سمندر اور خشکی کے جانوروں کے فرق کے بغیر تمام ہی مردار کو حرام قرار دیا ہے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس سے صرف ایک دریائی جانور مچھلی اور ایک خشکی کے جانور ٹڈی کو مستثنیٰ فرمایا ہے۔ احلت لنا میّتان الحوت والجراد۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حدیث میں یہاں "میتہ" سے تمام جانور مراد نہیں ہے، صرف مچھلی کی حلت بیان کرنا مقصود ہے، خیال ہوتا ہے کہ احناف کی رائے زیادہ قوی اور شریعت کے مزاج و مذاق سے زیادہ قریب ہے کیونکہ باوجود اس کے کہ عرب کا خطہ ساحل سمندر پر واقع ہے، خود پیغمبر اسلام اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحابِ سے سوائے مچھلی کے کسی اور دریائی جانور کا کھانا ثابت نہیں۔

معیارات کے تناظر میں اس بات کا جائزہ لیا گیا کہ امام ابو حنیفہؒ نے قرآن مجید اوراحادیث مبارکہ سے استدلال کیا کہ سمندری مخلوق میں سے صرفف مچھلی حلال ہے۔ مچھلی کی تعریف وہی ہے جو کسی علاقے میں اس کی پہچان ہو۔ لوگ اسے مچھلی میں شمار کرے۔ اس کے علاوہ جو سمندر میں ہے، وہ خباثت اور نص کی وجہ سے حرام ہے۔ ذیل میں PS:3733 کی تصویر دی جارہی ہے[20]۔

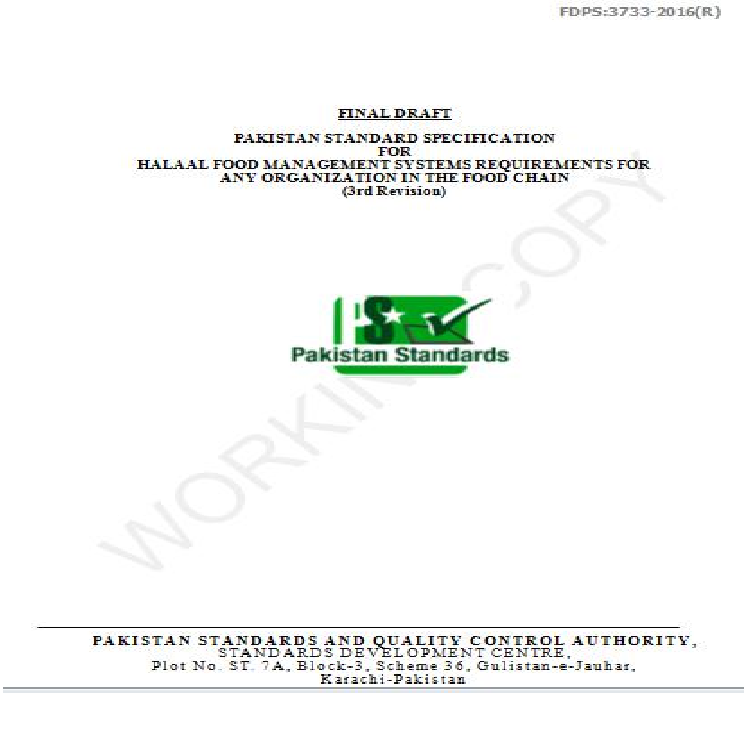
FDPS:3733-2016(R)

FINAL DRAFT

PAKISTAN STANDARD SPECIFICATION
FOR
HALAAL FOOD MANAGEMENT SYSTEMS REQUIREMENTS FOR ANY ORGANIZATION IN THE FOOD CHAIN
(3rd Revision)

Pakistan Standards

PAKISTAN STANDARDS AND QUALITY CONTROL AUTHORITY,
STANDARDS DEVELOPMENT CENTRE,
Plot No. ST. 7A, Block-3, Scheme 36, Gulistan-e-Jauhar,
Karachi-Pakistan

جو بھی ادارہ معیارات بناتا ہے، اس کا کوڈ ہوتا ہے۔جو اس کی سیریل ہوتی ہے۔3733 ہو یا 1500 تو یہ اس سیریل کا حصہ ہے۔ حلال خوراک معیارات میں موجود تمام امور بار بار پر کھا جاتا ہے۔اس کو شرعی ماہرین، ٹیکنکل اور خوراک سے متعلق سائنسدان بڑے غور وخوص کے ساتھ بناتے ہیں۔شرعی نقطہ نظر سے یہ فرض بن جاتا ہے کہ ان تمام امور پر عمل کیا جائے۔اس سے انحراف یا سستی اور کوتاہی گناہ کی طرف بندے کو لے جاتا ہے۔شرعی امور پر عمل پیرا ہونے کے علاوہ ملکی قوانین کے بارے میں علمائے کرام فرماتے ہیں کہ ان کا خیال رکھنا بھی شہریوں پر فرض ہے۔یوں حلال خوراک معیارات دین و دنیا دونوں کی ضرورت ہونے کی وجہ سے ہم سے تقاضا کرتا ہے کہ اس پر خود بھی عمل کریں اور دوسروں کو بھی اس طرف راغب کرے۔شرعی اور ملکی قوانین جہاں اسلامی تناظر میں پیش کیا جائے تو اس کا خیال رکھنا نہایت ہی ضروری بن جاتا ہے۔اسی طرح فقہی مسائل کا بھی علم ہونا چاہیے جس سے کافی آسانیاں ہو جاتی ہے۔اعتدال کا تقاضا ہے کہ جس ملک میں جو معیارات نافذ ہو اسی پر عمل کیا جائے وگرنہ خاموشی کے ساتھ اپنے مسلک و معیار پر عمل کیا جائے۔یہی اپنے اپنے ملک سے وفاداری ہے۔

## نتائج

درج بالا سطور میں ذکر کردہ حلال معیارات برائے خوراک 2019 / PS:3733 اس تناظر میں جائزہ لیا گیا کہ عموماً پاکستان میں فقہی نقطہ نظر سے غذائی مسائل پر فیصلے کرنے والے علماء کا اہم تصمیم ہوتا ہے۔البتہ دیگر ممالک، معیارات اور مسالک والے اگر کسی خاص فقہی مسئلے پر فیصلہ جاننا چاہتے ہیں تو، کسی مقامی عالم یا مذہبی ادارے سے رابطہ کریں اور اسی ملک کے حلال معیارات کو فالو کریں تاکہ

تردد سے بچا جاسکے۔اسی طرح پاکستان کے حلال خوراک معیارات میں سمندری مخلوق مُس سے مچھلی مع اقسام حلال ہیں، تو پاکستان شہریوں کو اسی کی پابندی کرنی چاہیے۔کیونکہ یہ معیارات بطور قانون لاگو ہوتا ہے نہ کہ بطور فتویٰ۔البتہ مقامی سطح پر علمائے کرام جن سمندری مخلوق کے بارے میں فتویٰ دیں گے تو اسے شرعی قواعد یعنی مضرِ صحت، نشہ آور اور عمومی طور پر طبعیت کھانے پر مائل ہو۔اس کے ساتھ ساتھ ان کے اجزائے ترکیبی میں ایسی چیز ملا دی گئی جس سے حلال حرام ہو جاتا ہے۔

1. انسانی صحت و جان کو نقصان پہنچتا ہو۔جیسے مٹی، تیل، لوہا وغیرہ۔
2. حلال چیز، جس سے نشہ پیدا ہو جائے۔شراب و سرکہ

3. حلال میں نجاست ملادی ہو۔خون، پیشاب وغیرہ
4. انسانی جسم کے بال وہڈی اور گوشت ملادیا ہو۔

**سفارشات**

1. اسلام کا تصور حلال و حرام بہت وسیع اور بامعنی ہے۔اس کو حالات اور وقت کے تناظر میں دیکھنے کے لیے مقامی علمائے کرام کو علم اور معلومات دونوں ہونی چاہیے اور بالعموم ان موضوعات پر مبنی فتویٰ جات اور دیگر کتبِ مصادر و مراجع کا مطالعہ کرنا چاہیے۔

2. محققین کرام اور مفتیان کرام کو چاہیے کہ مسئلے کی وضاحت کو تمام فقہی مسالک کی رو سے بیان کریں۔اور آخر میں اپنی رائے دینے کے بعد ایک وقت میں ایک ہی مسلک پر عمل پیرا ہونے کی ہدایت دیں۔

3. سمندر کی بے شمار مخلوقات ضائع ہوتی ہیں۔سمندر کنارے مردہ پڑی ہوتی ہیں۔تعفن اور گند کا ذریعہ بنی ہوتی ہیں۔ماحولیاتی آلودگی پھیل رہی ہوتی ہے۔بیماریاں پھیلنے کا خدشہ ہوتا ہے۔اور سب سے اہم بات یہ کہ سمندر میں بھی ہوتے ہوئے اس سے انسان غذائی اور تجارتی لحاظ سے کوئی فائدہ نہ اٹھائے تو یہ مکروہ فعل سمجھا جائے گا۔دینی طبقہ کے ماہرین کو چاہیے کہ اس میں شدت کا رویہ نہ اختیار کریں۔دیگر پہلوؤں کو بھی دیکھتے ہوئے سمندر سے فائدہ اٹھانے کی آگہی کی جائے۔نئی تحقیقات کے لیے تصورات کو ابھارا جائے۔

4. علمائے کرام اور فن کے ماہرین کو چاہیے کہ اس جیسے دیگر نازک مسئلے پہ مل بیٹھیں۔علمی مکالمہ کریں،کانفرنس کا انعقاد کریں۔تحقیقی مضامین لکھیں۔تعلیمی اداروں سے موصول شدہ سوالات کے جواب بروقت اور تحقیق کے ساتھ دیں۔

**حوالہ جات وحواشی:**

---

[1] ۔ڈاکٹر حافظ ساجد انور صاحب، ادارہ معارف اسلامی کے ڈائریکٹر ہیں۔ایسوسی ایٹ پروفیسر لاہور لیڈ یونیورسٹی، لاہور۔جمائم کے مرکزی جنرل سیکرٹری ہیں۔

[2]. سابق امیر جماعت اسلامی پاکستان

---

[3] ۔ڈائریکٹر امور خارجہ جماعت اسلامی پاکستان(مرحوم)

[4] ۔یہ دونوں حضرات لاہور سے تعلق رکھتے ہیں اور فوڈ میں ان کی پی ایچ ڈی ہے۔

[5] - http://updated.psqca.com.pk/ اور https://www.psqca.com.pk/2023اپریل25

[6] ۔البقرۃ2:282۔

Al Baqra2:282

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا تَدَایَنْتُمْ بِدَیْنٍ اِلٰۤى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ ؕ وَلْیَكْتُبْ بَّیْنَكُمْ كَاتِبٌۢ بِالْعَدْلِ ۪ وَلَا یَاْبَ كَاتِبٌ اَنْ یَّكْتُبَ كَمَا عَلَّمَهُ اللّٰهُ فَلْیَكْتُبْ ۚ وَلْیُمْلِلِ الَّذِیْ عَلَیْهِ الْحَقُّ وَلْیَتَّقِ اللّٰهَ رَبَّهٗ وَلَا یَبْخَسْ مِنْهُ شَیْـًٔا ؕ فَاِنْ كَانَ الَّذِیْ عَلَیْهِ الْحَقُّ سَفِیْهًا اَوْ ضَعِیْفًا اَوْ لَا یَسْتَطِیْعُ اَنْ یُّمِلَّ هُوَ فَلْیُمْلِلْ وَلِیُّهٗ بِالْعَدْلِ ؕ وَاسْتَشْهِدُوْا شَهِیْدَیْنِ مِنْ رِّجَالِكُمْ ۚ فَاِنْ لَّمْ یَكُوْنَا رَجُلَیْنِ فَرَجُلٌ وَّامْرَاَتٰنِ مِمَّنْ تَرْضَوْنَ مِنَ الشُّهَدَآءِ اَنْ تَضِلَّ اِحْدٰىهُمَا فَتُذَكِّرَ اِحْدٰىهُمَا الْاُخْرٰى ؕ وَلَا یَاْبَ الشُّهَدَآءُ اِذَا مَا دُعُوْا ؕ وَلَا تَسْـَٔمُوْۤا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِیْرًا اَوْ كَبِیْرًا اِلٰۤى اَجَلِهٖ ؕ ذٰلِكُمْ اَقْسَطُ عِنْدَ اللّٰهِ وَاَقْوَمُ لِلشَّهَادَةِ وَاَدْنٰۤى اَلَّا تَرْتَابُوْۤا اِلَّاۤ اَنْ تَكُوْنَ تِجَارَةً حَاضِرَةً تُدِیْرُوْنَهَا بَیْنَكُمْ فَلَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ اَلَّا تَكْتُبُوْهَا ؕ وَاَشْهِدُوْۤا اِذَا تَبَایَعْتُمْ ۪ وَلَا یُضَآرَّ كَاتِبٌ وَّلَا شَهِیْدٌ ؕ۬ وَاِنْ تَفْعَلُوْا فَاِنَّهٗ فُسُوْقٌۢ بِكُمْ ؕ وَاتَّقُوا اللّٰهَ ؕ وَیُعَلِّمُكُمُ اللّٰهُ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمٌ ۝۲۸۲

[7] ۔الموسوعۃ الفقہیۃ الکویتیۃ، جلد24، ص276)

**Al-Musua'at al-Fiqhiyyah al-Kuwaitiyyah, Vol. 24, p. 276)**

[8] ۔حاسبوا انفسکم قبل ان تحاسبو۔ **أهمية التفكر ومحاسبة النفس**، تاریخ النشر:18

https://islamqa.info/ar/answers/248273/،2016-10-

**9** **إِيَّاكُمْ** وكَثْرَةَ الحَلِفِ فى البيع، فإنه يُنَفِّقُ ثم **يَمْحَقُ**، **الموسوعة الحديثية**،

https://www.dorar.net/hadith/sharh/140582اور صحيح مسلم| كتاب المساقاة باب النهى عن الحلف فى البيع

**(حدیث رقم: 2923)**

Sahih Muslim The Book of Al-Masaqat, Chapter Al-Nahhi, on Al-Halaf in Al-Baya (Hadith Number: 2923)

[10] ۔حلال انڈسٹری سے متعلق تحقیقی مقالات،30

[11] ۔المائدہ5:88۔

**Al Maidah 5:88**

اَیُّهَا النَّاسُ كُلُوْا مِمَّا فِی الْاَرْضِ حَلٰلًا طَیِّبًا ۖؗ ۝۱۶۸

[12] اصطلاح الحرام والمكروه تحريما عند الجمهور والحنفية۔ **قَبَس العلم**۔**19**مارس**2016**

-http://qbsal3lm.blogspot.com/2016/03/blog-post_19.html المراد بالحرام عند الجمهور: يرون أن الحرام هو الفعل الذي نهى الله سبحانه وتعالى عنه نهيا جازما، سواء ثبت النهي بدليل قطعي أو ظني فلا فرق في ذلک، وفاعله يستحق الذم إذا كان قاصدا بفعله مخالفة ما نهى الله عنه مخالفة مطلقة.

[13] ۔ أرشيف ملتقى أهل الحديث – 1، ثم تحميله: في 7 رمضان 1429 ه۔= 7 ستمبر 2008م۔هذا الجزء: يضم المنتدى الشرعي العام۔رابط الموقع: http://www.ahlalhdeeth.com

[14] ۔نوٹ:اس معیار میں مکروہ سے مراد مکروہ تحریمی ہے۔

[15] ۔المائدۃ 3:5۔

Al Maidah 5:3

حُرِّمَتۡ عَلَيۡكُمُ الۡمَيۡتَةُ وَالدَّمُ وَلَحۡمُ الۡخِنۡزِيۡرِ وَمَاۤ اُهِلَّ لِغَيۡرِ اللّٰهِ بِهٖ وَالۡمُنۡخَنِقَةُ وَالۡمَوۡقُوۡذَةُ وَالۡمُتَرَدِّيَةُ وَالنَّطِيۡحَةُ وَمَاۤ اَكَلَ السَّبُعُ اِلَّا مَا ذَكَّيۡتُمۡ ۚ وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ وَاَنۡ تَسۡتَقۡسِمُوۡا بِالۡاَزۡلَامِ ‌ؕ ذٰ لِكُمۡ فِسۡقٌ‌۔ تم پر حرام کیا گیا مردار، خون، سور کا گوشت، وہ جانور جو خدا کے سوا کسی اور کے نام پر ذبح کیا گیا ہو، وہ جو گلا گھٹ کر، یا چوٹ کھا کر، یا بلندی سے گر کر، یا ٹکر کھا کر مرا ہو، یا جسے کسی درندے نے پھاڑا ہو۔ سوائے اس کے جسے تم نے زندہ پا کر ذبح کر لیا۔ اور وہ جو کسی آستانے پر ذبح کیا گیا ہو۔ نیز یہ بھی تمہارے لیے ناجائز ہے کہ پانسوں کے ذریعہ سے اپنی قسمت معلوم کرو۔ یہ سب افعال فسق ہیں۔

[16] ۔المائدۃ 3:5

**Al Maidah 5:3**

[17]Final draft Pakistan standard specification for Halal Food Management system,Ibid and http://updated.psqca.com.pk/2022اگست25

[18]-Final draft Pakistan standard specification for Halal Food Management system Ibid

[19] ۔دلیل یہ ہے کہ ویحرم علیھم الخبائث اللہ تعالیٰ نے خبیث چیزوں کو حرام قرار دیا ہے۔ مچھلی کے علاوہ تمام چیزیں خبیث ہیں۔

[20]-https://pdfcoffee.com/ps-3733-part-2-pdf-free.html اور https://www.gulfood.com/halal-certification/pakistan-standard-for-halal-food-management-system-ps-373320192023اپریل25